سوال

میرا مسلمان خاندان سے تعلق ہے اور عقیدہ اسلامیہ پر ہی میری پرورش ہونے کے باوجود میری زندگی میں کئی نشیب وفراز آئے جنہیں میں اندھیرا اور جاھلیت شمار کرتا ہوں، اس مرحلہ میں مجھ سے کچھ برس تک جاہلیت کے کام سرزد ہوتے رہے ۔ لیکن الحمدللہ اللہ تعالی نے مجھے ھدایت سے نوازا اور مجھے پھر صراط مستقیم پر واپس لوٹا دیا ۔ اسی دوران میرے ایک عیسائی لڑکی سے تعلقات بھی رہے، اور اب اللہ تعالی کے چاہنے سے اسلام بھی قبول کرچکی ہے اور اب ہم شادی کرنے کی تیار کررہے ہیں ۔ لیکن ہمیں ایک مشکل درپش ہے کہ وہ ایک عیسائی دیندار گھرانے سے تعلق رکھتی ہے اور اس کا باپ پادری ہے، جب اس کے خاندان کو ہمارے تعلقات کا علم ہوا تو انہوں نے ہمارے تعلقات ختم کرنے میں ہر قسم کے وسائل استعمال کیے حالانکہ ہم نے انہیں اس کے اسلام کا بھی نہیں بتایا تھا ۔ اب ہمارے یہ تعلقات اس درجہ تک جا پہنچے ہیں کہ وہ اپنے خاندان سے لڑنے اور میرے ساتھ بھاگنے پر بھی تیار رہے، باوجود اس کے کہ ہمیں اس معاملہ میں بہت ساری صعوبات کا بھی علم ہے، لیکن ہم ایک دوسرے سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں، مجھے یہ بھی علم ہے کہ شریعت اسلامیہ میں عورت کا نکاح ولی کے بغیر نہیں ہوسکتا، جو کہ میرے علم کے مطابق عورت کے خاندان سے ہونا چاہیے ۔ یہاں میرا پہلا سوال یہ ہے کہ : کیا اس کے خاندان کے بغیر ہماری شادی کو سوچنا شریعت اسلامیہ کے موافق ہے ؟ دوسرا سوال یہ ہے کہ : اگر ایسا کرنا جائز ہے تو پھر عورت کا ولی کون ہوگا، کیونکہ اس کے خاندان میں سے کوئی بھی اس شادی پر رضامند نہیں ؟

جواب

الحمدللہ

اول :

ہم اللہ تعالی جوکہ صاحب فضل واحسان کا مالک ہے کا شکرادا کرتے ہیں کہ اس نے آپ کو گمراہی اور ضلالت اور حیرانی وپریشانی اور ضیاع کے دور سے نکال کر دوبارہ حق کی طرف لوٹایا ہے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی ہی جسے چاہتا ہے ہدایت نصیب کرتا ہے اس لیے آپ کو چاہیے کہ آپ اللہ تعالی کی نعمت کا شکرادا کرنے کے لیے اللہ تعالی کے حقوق ادا کریں اور ایسے کاموں سے اجتناب کریں جن سے اللہ تعالی نے منع فرمایا ہے اور جو اس کے غضب کا باعث بنتے ہیں ۔

اور اس کے ساتھ ساتھ آپ کو ہر چیز سے زیادہ محبوت یہ ہونا چاہیے کہ آپ جو عمر گمراہی ضلالت میں ضائع کرچکے ہیں اس کا استدراک کرتے ہوئے اعمال صالحہ کرنے کی کوشش کریں اور خیر وبھلائی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تا کہ پچھلے وقت کا تدارک کیا جاسکے ۔

دوم :

جب کہ وہ عورت اسلام قبول کرچکی ہے جس پر اللہ تعالی کا جتنا بھی شکر کیا جائے کم ہے تو اب اس کا کوئی بھی کافر رشتہ دار ولی نہیں بن سکتا، کیونکہ کسی مسلمان کی ولایت کافر کو نہیں ملتی، اگر تو وہ ایسے ملک میں رہائش پذیر ہے جہاں پر مسلمان حکمران ہو تو وہ اس کا ولی بنے گا کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا، اور جس کا ولی نہ ہو حکمران اس کا ولی ہوگا) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1880) مسند احمد، دیکھیں صحیح الجامع حدیث نمبر (7556) ۔

لیکن اگر مسلمان حکمران نہیں تو پھر اس مسئلہ میں مسلمانوں کے مرجع اور امام یا پھر جس کی بات تسلیم کی جاتی ہے مثلا اسلامک سینٹر کے مدیر یا امام مسجد اور خطیب وغیرہ اس کا ولی ہوگا

جواس کا نکاح کرے۔

آپ مزید تفصیل دیکھنے کے لیے سوال نمبر (2127) کے جواب کا بھی مطالعہ کریں۔

واللہ اعلم

اسلام سوال وجواب

389